1963_2_277_284

2 ایس-سی-آر سپریم کورٹ رپوٹس 1963

کلکٹر آف کسٹمز، مدراس

بنام

کے-گنگا سیٹی

19 اپریل 1962

بی-پی-سنہا، سی جے، پی-بی-گجیندر گڈکر، کے-این-وانچو، این-راجا گوپالا آیانگر اور ٹی-ایل-وینکتارامااییر، جسٹسز-

ہائی کورٹ-کسٹم حکام کا فیصلہ-ٹیرف شیڈول میں اندراجات کی تعمیر-مداخلت کا دائرہ اختیار-"فیڈ اوٹس" استعمال شدہ ہارس فیڈ-چاہے وہ "چارہ" یا "اناج" کے اندر ہو-امپورٹ ٹریڈ کنٹرول شیڈول، حصہ IV آئٹم نمبر 32 اور 42-مخصوص ریلیف ایکٹ، 1877 (1 آف 1877)-دفعہ 45

امپورٹ ٹریڈ کنٹرول شیڈول کے پارٹ IV کے آئٹم 42 نے "چارہ" کو نرم کرنسی والے علاقے سے خصوصی درآمدی لائسنس کے بغیر درآمد کرنے کی اجازت دی-اسی شیڈول کی آئٹم 32 "اناج" سے متعلق ہے-اور اس میں جئی شامل ہے؛ اور اس آئٹم کے تحت آنے والے سامان کی درآمد کے لیے لائسنس ضروری تھا-جواب دہندہ لائسنس کے بغیر آسٹریلیا سے درآمد کیا گیا سامان جسے دوڑ کے گھوڑوں کو کھانا کھلانے کے لیے "فیڈ-اوٹس" کہا جاتا ہے-انہوں نے دعوی کیا کہ سامان آئٹم 42 کے تحت آتا ہے اور اسے لائسنس کے بغیر درآمد کیا جا سکتا ہے-کسٹم حکام نے قرار دیا کہ یہ سامان آئٹم 32 کے معنی میں "اناج" تھا جسے لائسنس کے بغیر درآمد نہیں کیا جا سکتا، سامان کو ضبط کر لیا اور ضبط کرنے کے بدلے جرمانہ عائد کیا-مدعا علیہ نے دفعہ 45 مخصوص ریلیف ایکٹ کے تحت مینڈمس کی رٹ جاری کرنے کے لیے ہائی کورٹ کا رخ کیا-ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ سامان آئٹم 42 کے تحت آتا ہے اور حکام کو عائد جرمانے کی وصولی سے منع کرتے ہوئے ایک رٹ جاری کی-

منعقد: قرار دیا، کہ ہائی کورٹ کو کسٹم حکام کے اس فیصلے میں مداخلت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کہ سامان آئٹم 32 کے تحت آتا ہے-یہ بنیادی طور پر امپورٹ کنٹرول حکام پر ہے کہ وہ داخلے کے سرے کا تعین کرے جس کے تحت کوئی خاص شے گرتی ہے، اور صرف اس صورت میں جب اپنائی گئی تشریح غیر منقول ہو تو عدالتیں مداخلت کی حقدار ہیں-موجودہ معاملے میں کسٹم حکام کا فیصلہ ایسا نہیں تھا جس کی کسی معقول بنیاد پر تائید نہ کی جا سکے اور اسے منحرف کہا جا سکے-

وینکٹیشورن بنام وادھوانی،اے۔آئی۔آر۔1961ایس۔سی۔1506،حوالہ دیا گیا۔

منعقد: مزید کہا گیا کہ درآمد شدہ سامان آئٹم 82 کے اندر آتا ہے نہ کہ آئٹم 42 کے اندر۔اوٹس بلاشبہ اناج ہیں۔اناج کی کسی خاص قسم کو صرف اس وجہ سے "اناج" سے خارج نہیں کیا جا سکتا کہ اسے مویشیوں یا گھوڑے کے چارے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔یہ معاملہ آئٹم 32 میں "جو" کے حوالے سے واضح کیا گیا ہے جہاں اناج کو دو زمروں، جو اور "دیگر فوائد" میں درجہ بند کیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 568 آف 1960۔

1953 کے او۔ایس۔اے نمبر 147 میں مدراس ہائی کورٹ کے 6 اپریل 1956 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل گزار کی طرف سے ہندوستان کے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل ایچ۔این۔سنیل، وی۔ڈی مہاجن اور پی۔ڈی۔مینن۔

مدعا علیہ کی طرف سے آر۔گنپتی۔آئیر، ایم۔ایس۔کے۔شاستری اور ایم۔ایس۔نرسمہن۔

19 اپریل 1962۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

آیانگر، جسٹس۔-اس اپیل میں شامل نقطہ جو ہمارے سامنے آرٹیکل (c)(1)133 کے تحت فٹنس سرٹیفکیٹ پر مدراس ہائی کورٹ کی طرف سے دیا گیا ہے، ایک بہت مختصر ہے اور اس کا تعلق ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار کی نوعیت اور حد سے ہے جس میں کسٹم حکام کے ایک حکم کی صداقت پر غور کیا گیا ہے جس میں محصولات کے نفاذ کے حوالے سے ٹیرف شیڈول میں اندراجات کی دفعات کی تشریح کی گئی ہے۔

مدعا علیہ نے آسٹریلیا سے جئی کی ایک مقدار درآمد کی جسے معاہدہ، معاہدہ اور شپنگ دستاویزات میں "معیاری فیڈ-اوٹس" کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔درآمد شدہ اشیا پورے اناج میں جئی پر مشتمل ہوتی تھی۔یہ سوال جولائی سے دسمبر 1952 کے دوران درآمد شدہ تجارتی کنٹرول شیڈول کے تحت درآمد شدہ سامان کی مناسب درجہ بندی سے متعلق اٹھایا گیا جب یہ کھیپ ہندوستان پہنچی۔تنازعہ اس نقطہ پر مرکوز تھا کہ آیا "فیڈ-اوٹس" آئٹم 42 کے اندر آتے ہیں یا سرکلر کے آئٹم 32 کے اندر آتے ہیں۔آئٹم 42 چل رہا ہے:

"چارہ، چوکر اور پولارڈ۔-O. G. L.-سافٹ یعنی، یہ آئٹم ایک کھلے عام لائسنس کے تحت آتا تھا اور اس لیے نرم کرنسی والے علاقے سے ان سامان کی درآمد کے لیے کسی خاص درآمدی لائسنس کی ضرورت نہیں تھی، جبکہ آئٹم 32 کے حوالے سے اندراج ہوتا تھا:

"اناج، جس کی دوسری صورت میں وضاحت نہیں کی گئی ہے، بشمول ٹوٹے ہوئے اناج لیکن آٹے کو

چھوڑ کر۔

(a) اوٹس

(b) دیگر - بندرگاہیں - نیل - اے وی"۔

جس کا مطلب یہ تھا کہ اس میں مخصوص سامان کی درآمد کے لیے ایک لائسنس ضروری تھا جو کلکتہ اور بمبئی میں درآمدات یا برآمدات کے جوائنٹ چیف کنٹرولر کے ذریعے دیا جائے گا، اگر وہ داخلے کی بندرگاہیں ہوں، اور درآمدات اور برآمدات مدراس کے ڈپٹی چیف کنٹرولر کے ذریعے اگر انہیں مدراس کے ذریعے درآمد کیا جانا تھا۔ "نیل" کہ درآمد کی جانے والی مقدار کو محدود کرنے کے لیے کوئی کوٹہ متعین نہیں کیا گیا تھا، اور یہ کہ اصل صارفین (اے۔ یو) لائسنس کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔

بالکرشنا فلور ملز کے نام اور انداز کے تحت چارہ کا کاروبار کرنے والے مدعا علیہ نے آسٹریلیائی فرم کو درآمد کے لیے کوئی لائسنس حاصل کیے بغیر سارا اناج "فیڈ - اوٹس" کی فراہمی کا آرڈر دیا۔ سامان 1 اگست 1952 کو مدراس پہنچا اور جب مدعا علیہ نے سامان کو صاف کرنے کی کوشش کی تو کسٹم حکام نے 80 کرنے کی اجازت دینے سے پہلے لائسنس پیش کرنے پر اصرار کیا۔ اسسٹنٹ کلکٹر نے مؤقف اختیار کیا کہ درآمد شدہ سامان آئٹم 32 کے تحت آتا ہے اور چونکہ مدعا علیہ کے پاس درآمدات اور برآمدات کے ڈپٹی چیف کنٹرولر، مدراس کی طرف سے درآمدات کا احاطہ کرنے کا کوئی لائسنس نہیں تھا، اس لیے امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کنٹرول ایکٹ، 1947 کی دفعہ (2)3 کے ساتھ پڑھے جانے والے سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 19 کی خلاف ورزی ہوئی تھی اور اس لیے سی کسٹمز ایکٹ کی دفعہ (8)167 کے تحت خلاف ورزی سے نمٹنے کے لیے آگے بڑھا۔ انہوں نے سامان کو ضبط کرنے کی ہدایت کی اور اگر مدعا علیہ سامان کو صاف کرنا چاہتا ہے تو ضبط کرنے کے بدلے 5,000 روپے کا جرمانہ عائد کیا۔ کسٹمز کے کلکٹر کو دائر کی گئی اپیل کو مسترد کر دیا گیا اور اس کے بعد مدعا علیہ نے مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 45 کے تحت مینڈمس کی رٹ جاری کرنے کے لیے ہائی کورٹ کا رخ کیا۔

درخواست کی حمایت میں اپنے حلف نامے میں مدعا علیہ نے یہ دعوی کرنے کے علاوہ کہ مکمل اناج میں جوار آئٹم 42 کے تحت سر 'چارہ' کے اندر آتا ہے، جو پہلے بیان کیا گیا تھا، کیونکہ (1) اس نے انہیں صرف بنگلور میں دوڑ کے گھوڑوں کو کھانا کھلانے کے لیے دستیاب کرنے کے لیے درآمد کیا تھا، (2) کہ جنوبی ہندوستان میں جوار کو انسانی کھانے کے طور پر نہیں بلکہ صرف گھوڑوں کے لیے چارہ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا، اور (3) کہ کسی بھی صورت میں، اسے اس جواب سے گمراہ کیا گیا تھا جو اسے ڈپٹی چیف کنٹرولر آف

امپورٹس، مدراس سے موصول ہوا تھا جس کے بارے میں اس نے انکوائری کی تھی کہ آیا فیڈ اوٹس کو سیریل نمبر 42 کے تحت کھلے عام لائسنس کے تحت درآمد کیا جا سکتا ہے اور اسے ایک مثبت جواب ملا تھا۔ درخواست سننے والے واحد جج نے اسے زمین پر مسترد کر دیا تھا۔ وہاں سے ایک ڈویژن بنچ کو اپیل کی گئی اور جج نے اپیل کی اجازت دی اور ایک ہدایت جاری کی جس میں کلکٹر اور اس کے ماتحتوں کو مدعا علیہ پر عائد جرمانے اور جرمانے وصول کرنے یا ان کی وصولی کے لیے اقدامات کرنے سے منع کیا گیا۔ ڈویژن بنچ کے اس حکم کی درستگی کو اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

مختصر بیان میں کہا گیا کہ جس بنیاد پر فاضل ججوں نے مدعا علیہ کی اپیل کی اجازت دی وہ یہ تھی: (1) کہ مصنوعات کی درجہ بندی کے اندراج کے حوالے سے کسٹم حکام کا فیصلہ جس کے اندر کوئی درآمدی شے گرتی ہے حتمی نہیں تھا لیکن عدالتی جائزے کے لیے کھلا تھا اور بالآخر عدالتوں کے ذریعے فیصلہ کیا جانا تھا، (2) عدالت کے سامنے کے معاملے میں، "اناج" کے حوالے سے کسی مخصوص اندراج کی عدم موجودگی میں، جو کہ "چارہ" یعنی عام طور پر مویشیوں یا جانوروں کے چارے کے طور پر استعمال ہونے والے تمام اناج کو خارج کرنے کے طور پر پڑھا جانا تھا، اور یہ کہ چونکہ مدعا علیہ نے جوٹ کو گھوڑے کے چارے کے طور پر استعمال کرنے کے لیے درآمد کیا تھا، اس لیے جس مناسب شے کے اندر درآمد شدہ سامان گرتا تھا وہ آئٹم 42- چارہ وغیرہ تھا۔

اس نتیجے پر پہنچنے پر فاضل ججوں نے مدعا علیہ کے سوال پر ڈپٹی چیف کنٹرولر کے جواب کا حوالہ دیا جس پر ہم نے پہلے اشارہ کیا ہے، اس معاملے پر خود محکمہ جاتی حکام کی طرف سے پیش کردہ شکوک وشبہات کی نشاندہی کرنے والے حالات کے طور پر۔

فاضل ججوں کے بہت بڑے احترام کے ساتھ ہم اس قسم کے معاملات میں عدالت کے کام اور دائرہ اختیار کے ساتھ ساتھ امپورٹ ٹریڈ سرکلر میں متعلقہ اندراجات کی ان کی اصل تعمیر کے حوالے سے ان دونوں سے متفق ہونے سے قاصر ہیں۔ جہاں تک عدالت کے دائرہ اختیار کی حدود کا تعلق ہے، وینکٹیشورم بنام وادھوانی (اے ای آر۔ (1961) ایس سی۔ 1506) کے فیصلے کا حوالہ دینا کافی ہے۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جہاں ایک فریق نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا، نہ کہ یہاں مخصوص ریلیف ایکٹ کے دفعہ 45 کے تحت جس کے تحت عدالت کا مداخلت کا اختیار یقینی طور پر تنگ ہے اور وسیع تر نہیں ہے۔ یہ عدالت اس بنیاد پر آگے بڑھی کہ یہ بنیادی طور پر امپورٹ کنٹرول حکام پر ہے کہ وہ اس سر یا اندراج کا تعین کرے جس کے تحت کوئی خاص شے گرتی ہے۔ لیکن یہ کہ اگر ایسا کرتے ہوئے، ان حکام نے ایک ایسی

تعمیر کو اپنایا جسے کوئی معقول شخص اپنا نہیں سکتا تھا یعنی، اگر تعیین خراب تھی تو یہ ایک ایسا معاملہ تھا جس میں عدالت مداخلت کرنے کی مجاز تھی۔ دوسرے لفظوں میں، اگر ایسی دو تعمیرات تھیں جو ایک اندراج معقول طور پر برداشت کر سکتی تھیں، اور ان میں سے ایک جوریونیو کے حق میں تھی، کو اپنایا گیا تھا، تو عدالت کو مداخلت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ موضوع کے حق میں دوسری تشریح عدالت میں اپیل کرتی ہے کیونکہ اپنانے کے لیے بہتر ہے۔

موجودہ معاملے میں یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکا کہ غیر کٹے ہوئے جئی "اناج" کی تفصیل کا جواب نہیں دیتے اور اس لیے کسٹم حکام کا یہ فیصلہ کہ درآمد شدہ جئی آئٹم 32 کے اندر آتا ہے، ایسا نظریہ نہیں کہا جا سکتا جس کی کوئی معقول تشریح نہیں کی جا سکتی۔ دوسرے لفظوں میں، کسٹم حکام کا نتیجہ یا فیصلہ عقلی طور پر قابل تائید تھا۔ ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ اگرچہ اندراج 32 میں "جئی" کا کوئی خاص حوالہ نہیں تھا، تب بھی اناج کی کسی خاص قسم کو محض اس وجہ سے خارج نہیں کیا جا سکتا کہ وہ مویشیوں یا گھوڑے کے چارے کے طور پر استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ آکسفورڈ ڈکشنری میں لفظ "چارہ" کی تعریف "مویشیوں کو کھانا کھلانے والے اسٹال کے لیے خشک خوراک، گھاس، تنکے وغیرہ" کے طور پر کی گئی ہے۔ جانسن کی اپنی ڈکشنری میں "اوٹس" کی مشہور تعریف کا سہارا لیے بغیر، یہ بتانا کافی ہے کہ اگرچہ وہ گھوڑوں کے لیے خوراک کے طور پر کام کر سکتے ہیں، لیکن اسے انسانی خوراک کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے؛ دوسرے لفظوں میں یہ اپنی نوعیت یا خصوصیت سے صرف جانوروں کے لیے خوراک کے طور پر پیش کرنے کے قابل نہیں ہے اور انسانی غذا میں استعمال کرنے کے قابل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، تمام موٹے اناج- جیسے راگی اور کھمبو- انسانوں کے ساتھ ساتھ مویشیوں کے لیے بھی خوراک کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس لیے محض یہ حقیقت کہ ایک اناج گھوڑے یا دیگر مویشیوں کے چارے کے طور پر استعمال ہونے کے قابل ہے، اسے اس اناج کے زمرے سے خارج کر کے "چارہ" نہیں بناتی جس سے وہ تسلیم شدہ طور پر تعلق رکھتا ہے۔ اسسٹنٹ کلکٹر اور کلکٹر کے اپیل پر مدعا علیہ کے ذریعے درآمد کردہ جئی کو اناج قرار دینے کے فیصلے کو اس لیے بدنیتی یا بدنیتی کے طور پر بیان نہیں کیا جا سکتا اور ان حالات میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ کے تعلیم یافتہ ججوں نے اپیل کنندہ کے حکم میں مداخلت کرنے میں غلطی کی۔

تاہم اس خاص معاملے میں، اندراج 32 میں "جئی" کے مخصوص حوالہ سے معاملے کو تنازعہ کے دائرے سے باہر رکھا گیا ہے جہاں "اناج" کو دو زمروں "جئی" اور "دیگر اناج" میں درجہ بند کیا گیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ بدقسمتی سے فاضل ججوں کی توجہ مکمل اندراج کی طرف نہیں مبذول کرائی گئی، کیونکہ فیصلے

کے دوران انہوں نے نشاندہی کی کہ اندراج 42 کی تعبیر مختلف ہوتی اگر اندراج 32 میں جئی کا کوئی مخصوص حوالہ ہوتا۔

مدعاعلیہ کے فاضل وکیل نے مدعاعلیہ پر کچھ زور دیا کہ وہ اندراج 42 کے دائرہ کار کے حوالے سے ایک سوال کے ڈپٹی چیف کنٹرولر آف ایکسپورٹس کے جواب سے گمراہ ہوا ہے۔جس جواب کے بارے میں کہا گیا تھا کہ اس نے گمراہ کیا ہے وہ ان الفاظ میں تھا:

"حصہ IV کے سیریل 42 کے تحت کم کرنے کے قابل فیڈ اوٹس کو اوپن جنرل لائسنس نمبر XXIII کے تحت درآمد کیا جا سکتا ہے۔

"ایک جواب کسی بھی طرح سے وضاحت کا نمونہ نہیں ہے۔یہ خط 14 ستمبر 1951 کا ہے،اور یہ مدعاعلیہ کا معاملہ ہے کہ اس نے "فیڈ-اوٹس" کی درآمد کا حکم دیا کیونکہ اسے یقین دلایا گیا تھا کہ اس کی درآمد کے لیے کسی لائسنس کی ضرورت نہیں ہے۔درآمد کے لیے سامان کی خریداری کا معاہدہ جون 1952 کے آغاز میں کیا گیا تھا،لیکن اس تاریخ سے پہلے ڈپٹی چیف کنٹرولر نے مدعاعلیہ کو 1 جنوری 1952 کو ایک اور خط لکھا، جس میں اس نے اپنے پہلے خط میں دیے گئے جواب کو واضح کیا،اور اس بات کی نشاندہی کی کہ اگر جئی پورے اناج میں ہوتی تو یہ آئٹم 32 کے اندر آتی،لیکن اگر اسے کچلا جاتا تو یہ آئٹم 42 کے اندر "چارہ" ہوتا۔تاہم مدعا علیہ نے یہ خط موصول ہونے کی تردید کی اور ہائی کورٹ کے معروف ججوں کی طرف سے اس نکتے پر کوئی خاص نتیجہ نہیں نکلا ہے۔ہم کسی بھی نتیجے کو ریکارڈ کرنے کی تجویز بھی نہیں کرتے ہیں۔ہم اس معاملے کی طرف صرف اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے توجہ مبذول کر رہے ہیں کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں حکام ترمیم کرنے میں مناسب طریقے سے غور کر سکتے ہیں،اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مدعاعلیہ کو واقعی گمراہ کیا گیا ہے،تو مدعا علیہ پر عائد جرمانے کی مقدار۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت دی جاتی ہے اور ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 45 کے تحت مدعاعلیہ کی طرف سے دائر درخواست مسترد ہو جائے گی۔مقدمے کے حالات میں ہم ہدایت دیتے ہیں کہ فریقین اس عدالت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24